قومی اسمبلی ۱۹۷۴ کی بدنامِ زمانہ قرارداد قرآن کریم اور ارشاداتِ نبوی ﷺ کے خلاف ایک

کُھلی بغاوت

قرآن کریم اور ارشاداتِ نبویؐ کا واضح ثبوت

قرآن کریم اور ارشاداتِ نبویؐ کی رُو سے بھی کسی کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ جبراً کسی کا مذہب تبدیل کرے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ: ۲۵۶) یعنی" دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں "۔ اگر جسمانی ایذا رسانی کے ذریعے زبردستی کسی کا مذہب تبدیل کیا گیا ہو جبکہ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (النحل: ۱۰۶) دِل حسبِ سابق ایمان پر قائم ہو تو ایسا طریق بھی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم کے منافی ہے۔ اور زبردستی کسی مسلمان کو غیر مسلم یا ہندو کو مسلم قرار دینا بھی جبکہ اول الذکر اِسلام پر شرح صدر رکھتا ہو اور مؤخر الذکر ہندو مذہب پر۔ تو یہ بھی آیت لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی نافرمانی میں داخل ہوگا ——— اِسکی مزید تائید آیت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: ۹۴) کر رہی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جو تمہیں مسلمانوں کی طرح " السلام علیکم "کہے اُسے یہ کہنے کا تمہیں کوئی حق نہیں کہ تُو مومن نہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان یہی ہے کہ جو شخص توحیدِ باری تعالیٰ کا اقرار کرے اس پر یہ اِلزام لگانا کہ وہ زبان سے تو اقرار کر رہا ہے مگر دِل سے مُنکر ہے لہٰذا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اپنے حدِ اختیار سے تجاوز کرنا ہے۔ چنانچہ ذیل کی حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بالبداہت اِس امر پر روشنی ڈال رہی ہے :-

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جُہینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح صبح اُن کے چشموں پر ہی اُن کو جالیا۔ مَیں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جا لیا اور اسے مغلوب کر لیا تو وہ بول اُٹھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) اِس بات سے میرا انصاری ساتھی اس سے رُک گیا لیکن مَیں نے اس پر نیزے کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس بات کا علم ہوُا تو آپؐ نے فرمایا اَے اُسامہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لینے کے باوجود تم نے اُسے قتل کر دیا ؟ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ صرف بچاؤ کے لئے (یہ الفاظ) کہہ رہا تھا۔ آپؐ بار بار یہ دُہراتے جاتے تھے یہاں تک کہ مَیں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے مَیں مسلمان ہی نہ ہوتا ——— اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اِقرار کر لیا پھر بھی تُو نے اُسے قتل کر دیا ؟ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہ تُو نے اُس کا دِل چیر کر دیکھا کہ اُس نے دِل سے کہا ہے یا نہیں؟ حضورؐ نے یہ بات اِتنی بار دُہرائی کہ مَیں تمنا کرنے لگا کہ کاش مَیں آج مسلمان ہوُا ہوتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اُسامة بن زید الی الحرقات من جهینة ص۶۱۲)